

آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق - ۱۹

سرور عالم راز سرور

تمہید:

مضامین کی زیر نظر قسط کے ساتھ ہی اردو میں مستعمل انہیں بحروں کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ کے دوسرے مضامین میں قافیہ پر مختصر گفتگو ہو گی اور شاعری کے چند بنیادی نکات پر بھی بات کی جائے گی۔ آج کی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں زبان و ادب بھی مسلسل بدل رہے ہیں۔ نئے الفاظ، نئی اصطلاحات اور نئے اسالیب کے ساتھ ہی ہماری نئی نسل میں اپنے ادب و شعر کی جانب سے سہل انگاری اور بے توجہی بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ کتنے ہی پرانے علوم ایسے ہیں جن سے نئی نسل مطلق بیگانہ ہے۔ علم عروض اور علم قافیہ کا شمار ایسے ہی علوم میں ہوتا ہے جو جلد ہی وقت اور زمانے کی اس یورش کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گے اور مستقبل میں قصہ پارینہ ہو کر رہ جائیں گے۔ اگر اس علم کو آسان بنایا جاسکے اور زبان کی خوبصورتی، فصاحت اور ادبی صلابت برقرار رکھتے ہوئے اس کی بعض سخت و شدید شرائط و ضوابط نرم، لچک دار اور نسبتاً آسان اور عام فہم کر دئے جائیں تو عین ممکن ہے کہ اگلی نسلیں ان علوم کی جانب پھر سے مائل کی جاسکیں اور اس طرح اردو شاعری اپنی تمام تابناکیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ زندہ اور رواں دواں رہے۔ مذکورہ مضامین میں اسی نچ کے موضوعات پر گفتگو کی جائے گی۔

سہولت کے پیش نظر بحروں کے بیان کی زیر نظر آخری قسط میں بحر خفیف، بحر قریب اور بحر منسرح کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ یہ تینوں بحر اردو شاعری میں اپنی سالم شکل میں کبھی استعمال نہیں کی گئی ہیں اور ان کی مزاحف شکلوں میں سے بھی معدودے چند ہی مقبول ہو سکی ہیں۔

بحر خفیف

تقریب:

بحر خفیف اردو شاعری میں صرف اپنی مسدس مزاحف شکل میں ہی زیادہ استعمال ہوئی ہے۔ اس کی مشن شکل باوجود تلاش بسیار کہیں نظر نہیں آئی۔ دو ایک مزاحف شکلیں مزید ایسی ہیں جن میں معدودے چند شاعروں نے ہی غزلیں کہی ہیں لیکن یہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ ڈاکٹر جمال الدین جمال نے تفہیم العروض میں بحر خفیف کا وقوع تقریباً نو (فی صد) لکھا ہے یعنی ہر سو غزلوں میں سے نو اس بحر میں کہی گئی ہیں۔ اس طرح یہ بحر نسبتاً مقبول بحروں میں گنی جاسکتی ہے۔

خفیف-۱: تفعیل

بحر خفیف کی تفعیل میں عروض کی کتابوں میں تھوڑا سا اختلاف نظر آتا ہے۔
فا علائن مُسْتَفْعِلْنَ فاعلائن (درس بلاغت: شمس الرحمن فاروقی)
فا علائن مُسْتَفْعِلْنَ فاعلائن (چراغ سخن: یاس عظیم آبادی؛ تفہیم العروض: جمال الدین جمال؛ بحر الفصاحت: نجم الغنی مجتبیٰ)
ہمارے موقف کے پیش نظریہ خفیف سافرق اہم نہیں ہے۔

خفیف-۲: زحافات

(۱) فاعلیان (۲) فَعْلَائِن (۳) فَعْلَائِن (۴) فَعْلَائِن (۵) مَفْعُولِن (۶) فاعلِن (۷) فاعلان
(۸) فَعْلِيَان (۹) فَعْلِيَان (۱۰) فَعْلَان (۱۱) مَفْعَالِن (۱۲) مُسْتَفْعِلَان (۱۳) مَفْعَالِن
(۱۴) فَعْوَلِن

خفیف-۳: تفاعیل

(۱) فاعلائن مَفْعَالِن فَعْلَان

- (۲) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلَان
(۳) فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلَائُنْ
(۴) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلِيَان
(۵) فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلَان
(۶) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فَا عَلَّائُنْ
(۷) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فَا عَلَّان
(۸) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فَا عَلْنِ
(۹) فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلْنِ
(۱۰) فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فَا عَلَّان
(۱۱) فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِ
(۱۲) فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِ

خفیف-۴: اشعار کی تقطیع

اپنی ہستی حباب کی سی ہے
آپن ہستی : حباب کی : سی ہے
فَا عَلَّائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلْنِ
یہ نمائش سراب کی سی ہے
یُنْ مَائِش : سَرَابِ کی : سی ہے
فُجِلَائُنْ مُفَا عَلْنِ فُجِلْنِ
(میر تقی میر)

یا س اب آپ میں نہ آئیں گے
یا س اب ا؛ پے ن ا؛ اے گے
فَا عَلَّاتُنْ مُمْفَا عَلَّنْ فُعَلَّنْ
وصل اک موت کا بہانہ ہے
وصل اک مو؛ ست کا بہا؛ نہ ہے
فَا عَلَّاتُنْ مُمْفَا عَلَّنْ فُعَلَّنْ
(یا س عظیم آبادی)

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی
کا و نمم رو؛ ڈ کی خ ڈا؛ ئی تی
فَا عَلَّاتُنْ مُمْفَا عَلَّنْ فُعَلَّنْ
بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا
بن ڈ گی مے؛ م تراپ لا؛ نہ ہوا
فَا عَلَّاتُنْ مُمْفَا عَلَّنْ فُعَلَّنْ
(غالب)

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
تمہ مارے؛ کب سی ط رح؛ نہ ہوئے
فَا عَلَّاتُنْ مُمْفَا عَلَّنْ فُعَلَّنْ
ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا

وَرْنَ دُنْ يَا ؛ مِ كَانْ هِي ؛ هَوْتَا
فَا عَلَانْ مُمَا عَلْنْ فَعَلْنْ
(مومن خاں مومن)

میں ہمیشہ سے اس کے سامنے تھی
مے ہے شہ ؛ سِ اُس ک سا؛ مَن تِ
فَا عَلَانْ مُمَا عَلْنْ فَعَلْنْ
اس نے دیکھا نہیں تو میرا نصیب
اُس ن دے کا ؛ ن ہی شہ مے ؛ رَن صیب
فَا عَلَانْ مُمَا عَلْنْ فَعَلَانْ
(پروین شا کر)

شمع ساں لگ اٹھے زباں کو آگ
ہم ع سا لگ ؛ اُٹے زبا ؛ گو اگ
فَا عَلَانْ مُمَا عَلْنْ فَعَلَانْ
گر کروں سو ز دل بیاں اپنا
گر ک رُو سو ؛ زِ دِل بیا ؛ اُپنا
فَا عَلَانْ مُمَا عَلْنْ فَعَلْنْ
(بہادر شاہ ظفر)

جاؤ اب سو رہو ستارو
جاؤ اب سو؛ رہو س تا؛ رو
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَع
درد کی رات ڈھل چکی ہے
درد کی را؛ ست ڈل چ کی؛ ہے
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَع
(فیض احمد فیض)

دل مضطر تڑپ رہا ہے و لیکن
دلِ مُضْطَرِّ تَرَّپْ رَہَا؛ ہولے کن
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَعِلَاتُنْ
نظر آتی نہیں وصال کی صورت
نَظْرَ آتِی؛ نَبِیْ وِصَا؛ لَکِ صَوْرَتِ
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَعِلَاتُنْ

پھر ہوئیں دل میں حسرتیں آباد
پرہ ئی دل؛ مِکْسَ رَتے؛ اباد
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَعِلَاتُنْ
نالے دینے لگے مبارکباد
نال دے نے؛ لَگے مُبَا؛ رَکْبَادِ
فَاعِلَاتُنْ مُمَّا عَلِنْ فَعِلَاتُنْ

(داعِ دہلوی)

ہم ترستے رہیں نگار
ہم تے رستے ؛ رہیں گار
فَاعِلَانْ مَفَاعِلَانْ
ہو تو اوروں سے ہم کنار
ہوٹ اورو ؛ سِ ہم کنار
فَاعِلَانْ مَفَاعِلَانْ

اے جنوں تیرے ہاتھ سے
اے جُنوتے؛ رِہات سے
فَاعِلَانْ مَفَاعِلَانْ
نہ بچا اک قبا کا تار
نہ بچا اک ؛ قبا کا تار
فَاعِلَانْ مَفَاعِلَانْ

بحر سریع

سریع۔ ۱: تفعیل
مُسْتَعْلَنْ مُسْتَعْلَنْ مَفَاعِلَانْ

سریع۔ ۲: زحافات

مُفَا عَلَن؛ مُنْقَدِعِلْن؛ مَفْعُو كُن؛ فَا عَلَن؛ فُجِلْتُن؛ مَفْعُو لَان؛ فُعَلْن؛ فَا عَلَن؛ فُعِلَاتُ؛
 فُوَعُو كُن؛ فُوَعُو لَان؛ فَا عَلَان؛ فُوَعِلْن

سریع-۳: تفاعیل

- (۱) مُنْقَدِعِلْن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَن
- (۲) مُنْقَدِعِلْن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَان
- (۳) مُنْقَدِعِلْن مَفْعُو كُن فَا عَلَان
- (۴) مَفْعُو كُن مُنْقَدِعِلْن مَفْعُو كُن
- (۵) مَفْعُو كُن مَفْعُو كُن مَفْعُو كُن فَا عَلَان
- (۶) فَا عَلَن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَان
- (۷) مُفَا عَلَن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَن
- (۸) مُسْتَفْعِلْن مُسْتَفْعِلْن فُوَعُو كُن

سریع-۴: اشعار کی تطبیع

غیر بھی کیوں تجھ سے ناہیں گے گر
 عے رب کو : سُج سِنَا ؛ ہے گِ گر
 مُنْقَدِعِلْن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَن
 جُرْمِ وَا قَابِلِ تَعْرِیرِ ہے
 جُرْمِ وَا ؛ قَابِلِ لَتَّعِ ؛ زِی رَہے
 مُنْقَدِعِلْن مُنْقَدِعِلْن فَا عَلَن
 (شیفتہ)

 آپ کے وعدوں کو ہمارا سلام

اپ کی وق؛ دوکۂ ما؛ راس لام
مُتَعَلِّمِن مُتَعَلِّمِن فاعِلان
دیکھ چکے خوب آجی جاؤ بھی
دے کچ کے؛ خوب آجی؛ جاؤ بھی
مُتَعَلِّمِن مُتَعَلِّمِن فاعِلان
(نسیم لکھنوی)

در پر اس کے نہ فغاں کر اتنی
درپ رُس؛ کے ن ف نا؛ کر اتنی
فاعِلان مُتَعَلِّمِن مَفْعُولان
ہے ادب بھی دلِ بیمار شرط
ہے ادب؛ بی دلِ بی؛ ما ر شرط
فاعِلان مُتَعَلِّمِن فاعِلان
چپکا نہ رہ مرغ چمن دام میں
چپکا نہ رہ؛ مرغ چمن؛ دامے
مُتَعَلِّمِن مُتَعَلِّمِن فاعِلان
کچھ ہی نہ کچھ تجھ کو ہے گفتار شرط
کچھ ہی کچھ؛ کچھ گف؛ تا ر شرط
مُتَعَلِّمِن مُتَعَلِّمِن فاعِلان

آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے
اکن لگ ؛ ن سب اح؛ باب نے
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن
آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا
اک کی لگ؛ جان کپڑ؛ چا کیا
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن

آنہ گئی آنہ گئی تیری یاد
ان گئی؛ ان گئی؛ تے زیاد
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن
چھا نہ گئیں چھا نہ گئیں بدلیاں
چان گئی؛ چان گئی؛ بدلیا
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن

دل و جگر سوز سے تھے داغ داغ
دل و جگر؛ سوز سے؛ داغ داغ
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن
گھر میں نہ رکھتا تھا وہ گھر کا چراغ
گرم نرک؛ تات و گر؛ کا چراغ
مُتَعَلِن مُتَعَلِن فاعِلِن

اے دل نہ جا زلفوں کی اُس صنم کی
 اے دل نہ جا ؛ زل فوک اُس ؛ صن نم کی
 مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ
 ہر چین اس کی قید ہے ستم کی
 ہرچہ ن اُس ؛ کی قے د ہے ؛ س تم کی
 مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ

بحر منسرح

منسرح-۱: تفعیل

مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ مُسْتَفْعِلْنَ

منسرح-۲: زحافات

مُفَاعِلْنَ؛ فَا عَلَايَ؛ فُجِلَايَ؛ مَفْعُولْنَ؛ مَفْعُولَانَ؛ فَعَّ؛ فَاعَ؛ فَا عَلَانَ؛ مُفَاعِلْنَ؛
 مُفْعِلْنَ؛ فُجِلْتَنَّ؛ فُجِعُولَانَ؛ مُفْعِلَّانَ

منسرح-۳: تفاعیل

- (۱) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ
- (۲) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ
- (۳) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ
- (۴) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ
- (۵) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مَفْعُولْنَ
- (۶) مُفْعِلْنَ فَا عَلَانَ مُفْعِلْنَ

منسرح-۲: اشعار کی تقطیع

کم نہیں ظلمت بھی کچھ اہل نظر کے لئے
گم نہ و نخل؛ مت پہ گج؛ اہل نظر؛ کے لئے
مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ
کون رہے شب نشین نور سحر کے لئے
کون رہے؛ شب نشین؛ نور سحر؛ کے لئے
مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ
(جگر مراد آبادی)

وعدہ لطف و کرم گر نہ وفا کیجئے
وعدہ لطف؛ فوک رزم؛ گر نہ وفا؛ کیجئے
مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ
لطف نہیں تو ستم کچھ تو بھلا کیجئے
لطف نہ ہی؛ تو ستم؛ کچھ بھلا؛ کیجئے
مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ

نالہ دل نا رسا ہے یار تک
نالہ دل؛ نا رسا؛ یار تک
مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ مُتَعَلِّمٌ فاعِلٌ
اپنی پہنچ کب ہے گل عذار تک

آپن پے نچ ؛ گبہ گل ع ؛ زارت لگ
مُفْعِلُن فاعِلات مُفْعِلُن

آنکھوں میں مے کا خمار اب تک ہے
اک مے ؛ کاخ مارت ؛ اب تک ہے
مُفْعِلُن فاعِلات مفعولن
سچ کہیں ہم کو تو آپ پر شک ہے
سچ کہ ہم ؛ کوٹ اپ ؛ پر شک ہے
مُفْعِلُن فاعِلات مفعولن

مجھ کو ترا دستِ غیب
مُجک ت را ؛ دس ت غیب
مُفْعِلُن فاعِلان
کتنا کشادہ ملا
کتنا کُشا : دہ ملا
مُفْعِلُن فاعِلان
(قتیل شفاوی)

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے

اک مری ؛ جان کو ق ؛ رازن ہی ؛ ہے
 مُفْعِلُن فاعِلات مُفْعِلُن فَع
 طاقت بیداد انتظار نہیں ہے
 طاق تے ؛ ذار ان ت ؛ خازن ہی ؛ ہے
 مُفْعِلُن فاعِلات مُفْعِلُن فَع
 (غالب)

کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ
 کو عن ہی ؛ اس پاس ؛ خوف ن ہی ؛ کج
 مُفْعِلُن فاعِلان مُفْعِلُن فَع
 ہوتے ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ
 ہوتے ؛ کو ؛ بے ح واس ؛ خوف ن ہی ؛ کج
 مُفْعِلُن فاعِلان مُفْعِلُن فَع
 (سیدناشا)

جوش طلب چاہئے، ہوش ادب چاہئے
 جوش طلب ؛ چاہئے ؛ ہوش ادب ؛ چاہ ہے
 مُفْعِلُن فاعِلن مُفْعِلُن فاعِلن
 بند نہیں کوئی راہ پائے بشر کے لئے
 بن دن ہی ؛ کو راہ ؛ پاء ب شر ؛ کے لئے
 مُفْعِلُن فاعِلان مُفْعِلُن فاعِلن

حاشیہ: جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا اس قسط کے ساتھ اردو کی بحروں کا بیان ختم ہوتا ہے۔ آخر کے چند اسباق میں جو قلیل الوقوع بحریں دی گئی ہیں ان سے شاعروں کے گریز کی بڑی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ ان بحروں میں روانی، غنائیت اور موسیقیت کی بہت کمی ہے الا ماشاء اللہ۔ کوئی اگر ان میں شعر کہنا چاہے تو اس کو کافی محنت کرنی ہوگی اور ساتھ ہی ناپ تول کر الفاظ کا انتخاب کرنا ہو گا۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں معنی آفرینی کیسے ہو سکتی ہے۔ جب تک کوئی نئی بحر ایجاد نہیں کی جاتی ہے اس وقت بظاہر ہمیں انھیں انیس بحروں پر اکتفا کرنا ہو گا۔

=====